موجودہ دور میں سرمایہ داری کے خلاف جنگ جاری ہو چکی ہے سرمایہ دار طبقہ سوشیلزم یا کمیونزم کا لفظ سنکر حواس باختہ ہو جاتا ہے لیکن کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ دولتمندوں نے خود اپنے طرز عمل سے غریب اور مزدور طبقہ کے دلوں میں اپنی طرف سے بغض و عداوت پیدا کر دی ہے دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ وہ خود سوشیلزم یا کمیونزم کو دعوت دے رہے ہیں۔ پس ہم ان دولتمندوں سے جنھوں نے اسلامی تعلیم پس پشت ڈالدی ہے عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنی روش بدل دیں اپنی بے راہ روی سے باز آئیں اور اسلامی تعلیم کو اسوہ اور نمونۂ عمل بنائیں۔

علمائے حق پرست حق و صداقت کی امتحان گاہ میں

(۳)

(از مولوی محمد سلیمان صاحب صدیقی بسنیادی متعلم دار الحدیث رحمانیہ)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ پر حق گوئی و صدق مقالی کی پاداش میں جو ر و ظلم کے پہاڑ توڑے گئے وہ بھی کچھ کم جگر دوز و قلب سوز نہیں۔ مامون کے دور خلافت میں جس وقت فتنہ خلق قرآن کا امنڈتا ہوا سیلاب اپنی بے پناہ رو میں بہت سے علمائے اسلام کو بہائے لئے جا رہا تھا اس وقت بھی ایسے علمائے حقانی موجود تھے کہ جن کی کشتی استقامت اس کی خطرناک موجوں کے تھپیڑوں کے صدمات سے دوچار ہونے کے باوجود بھی غرق ہونے سے بچی رہی۔ ان ہی مغتنم ہستیوں میں سے امام موصوف کی ذات بابرکات بھی ہے کہ جس نے اس پر آشوب و پر فتن وقت میں عزم و استقلال ثبات و استقامت کا ایسا ثبوت دیا ہے جو رہتی دنیا تک صفحات تواریخ کو آراستہ کئے رہیگا جب آپ سے اس عقیدۂ باطل کے آگے سر تسلیم خم کرنیکا مطالبہ کیا گیا تو آپ نے نہایت سختی کے ساتھ انکار کر دیا جس کی وجہ سے آپ کو دربار مامون میں بھیجدیا گیا۔

جب آپ دربار خلافت میں وارد ہوئے تو دار الامارۃ سے قریب ہی ایک جگہ میں فروکش ہوئے اس کے بعد مامون کا ایک خادم روتا ہوا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا ابو عبد اللہ معاملہ نہایت سخت ہے مامون میان سے تلوار کھینچکر قسم کھا کر کہتا ہے کہ اگر احمدؒ نے خلق قرآن کا اقرار نہ کیا تو میں اسی تلوار سے اس کی گردن اڑا دونگا۔ امام موصوف نے جب یہ سنا تو اپنے گھٹنے کو زمین پر ٹیک کر آسمان کی طرف دیکھا پھر یوں گویا ہوئے۔ "خدایا اس فاجر کو تیرے حلم نے بہت مغرور کر دیا ہے کہ اب وہ تیرے دوستوں پر بھی تلوار اٹھانے سے .... باز نہیں آتا۔ خدایا! اگر قرآن تیرا کلام غیر مخلوق ہے؟ تو تو مجھکو اس پر ثابت قدم رکھ اور میں اس کیلئے ساری مشقتیں بھی برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں" بفضلہ تعالیٰ فوراً آپ کی دعا دربار خداوندی میں شرف قبولیت سے نوازی گئی۔ یہانتک کہ رات کے آخر حصہ میں مامون کی موت کی خبر مشہور ہوئی۔ امام موصوف کا بیان ہے کہ مجھے اس کی ناگہانی موت سے بہت

خوشی حاصل ہوئی لیکن جب معلوم ہوا کہ معتصم سریر آرائے خلافت ہوا اور محمد بن داؤد اس کا قوت بازو بنا ہے اور صورت حالات اور خطرناک ہو گئی ہے تو یہ خوشی غم سے بدل گئی۔

چنانچہ پھر امام ممدوح کو اور قیدیوں کے ساتھ ایک کشتی پر سوار کر کے بغداد بھیجدیا گیا۔ آپ کو اثنائے راہ میں سخت تکالیف کا مقابلہ کرنا پڑا اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے پاؤں میں وزنی بیڑیاں ڈالی ہوئی تھیں جب بغداد پہنچے تو سخت علیل تھے وہاں پہنچنے کے ساتھ ہی قید خانہ میں داخل کر دیئے گئے اور باختلاف روایت اٹھارہ یا تیس مہینے تک جیل خانہ میں زندگی بسر کی آپ اس حالت قید میں بھی برابر اہل سجن کی امامت کے فرائض انجام دیتے رہے حالانکہ پاؤں بیڑیوں سے جکڑے ہوئے تھے اس طویل مدت کے بعد معتصم نے امام موصوف کو قید خانہ سے باہر نکالنے کا حکم نافذ کیا۔ آپ کو جیل خانہ سے اس بے رحمانہ طریقہ سے نکال کر لایا گیا کہ پیروں میں بڑی بوجھل بیڑیاں تھیں جس کی وجہ سے چلنا دشوار تھا۔ آپ خود فرماتے ہیں :۔

”کہ میں نے ازار بند میں اس کو باندھا اور ہاتھ میں اٹھا کر چلنے لگا پھر سواری آئی اس پر سوار ہوا لیکن بوجھ سے میرا یہ حال تھا کہ میں گرتے گرتے بچا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محفوظ رکھا اور سخت دشواری کے بعد دار الخلافت میں پہنچا وہاں مجھے ایک کمرہ میں بند کر دیا گیا جہاں چراغ وغیرہ کچھ بھی نہ تھا“

ناں بعد معتصم نے امام موصوف کو اپنے دربار میں بلوا بھیجا جب دربار میں پہنچے تو دیکھا کہ سارا دربار علمائے معتزلی سے بھرا ہوا تھا معتصم نے اپنے علماء کو آپ سے مناظرہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ قرآن کے مخلوق ہونے دجسمیت باری تعالیٰ اور دیدار الہی وغیرہ عنوانات پر تین روز تک آپ کے ساتھ بحثیں ہوئیں خدا کی شان کی ان تمام دنوں میں امام کی آواز تمام لوگوں کی آوازوں پر غالب رہی اور فتح و کامیابی کا سہرا آپ ہی کے سر رہا۔ جب ان معتزلیوں نے صورت حالات اپنے توقع کے خلاف دیکھا تو کہنے لگے یہ کافر گمراہ اور گمراہ کن ہے دوسری طرف سے اسحاق بن ابراہیم معتزلی اٹھا اور کہنے لگا کہ اس شخص کی سزا ضرور ہونی چاہئے ایسا نہ ہو کہ یہ چھوڑ دیا جائے کیونکہ یہ چیز خلافت کیلئے باعث ننگ ہوگی نیز اس میں موجودہ و گذشتہ دونوں خلیفوں کی ذلت ہوگی۔ معتصم کو ان لوگوں کا اشتعال دلانا اور خود اس کے نزدیک معتزلیوں کا حق بجانب ہونا یہ دونوں باتیں ایسی تھیں جنہوں نے معتصم کو غصہ دلایا اس نے امام موصوف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تیرا برا کرے! میں نے تجھے اپنی طرف لانے میں بڑی کوشش کی لیکن تو بڑا ضدی اور نا سمجھ نکلا پھر حکم دیا کہ آپ کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی جائیں۔

امام موصوف فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ یہی معاملہ کیا گیا پھر کوڑے مارنے والے بلائے گئے اور مجھے کرسی پر کھڑا کیا گیا میرے دونوں ہاتھ ایک لکڑی کے ساتھ باندھ دیئے گئے اور کوڑے مارنے والے ہاتھوں میں کوڑے لئے سامنے آئے میں نے اس خوفناک منظر کو دیکھ کر کہا اے امیر المومنین! اللہ اللہ یہ میں کیا دیکھتا ہوں۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا؟ کہ کسی مومن کا خون بغیر اس کے کہ وہ تین چیزوں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرے حلال نہیں ہوتا۔ میں نے ان تینوں چیزوں کو بتایا۔ پھر یہ حدیث پڑھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی کرنے کیلئے اسی وقت تک مامور ہوں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہدیں اگر کہدیا تو ان کی جان و مال محفوظ ہو جاتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کے ہوتے ہوئے پھر میرا خون کیوں حلال کیا جاتا ہے کیا میں مسلمان نہیں ہوں؟ کیا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک کا مصداق نہیں ہوں؟ امیرالمومنین! حشر کے خوفناک منظر کو خیال کیجئے کہ جب آپ منتقم حقیقی کے سامنے ٹھیک اسی طرح کھڑے ہونگے جس طرح اس وقت میں آپ کے سامنے ہوں پھر آپ میرے اس خون ناحق کا کیا جواب دینگے؟ یہ باتیں معتصم پر کافی اثر انداز ہوئیں اور قریب تھا کہ وہ مجھے آزاد کر دیتا لیکن اشرار کی جماعت نے یہ رنگ دیکھکر خلیفہ کو ابھارنا شروع کیا اور کہنے لگے امیرالمومنین! یہ ضال، مضل اور کافر ہے اسے ہرگز نہ چھوڑنا چاہئے۔ الغرض میں ان لوگوں کے روبرو کھڑا ہوا اور کوڑے مارنے والوں نے یکے بعد دیگرے مارنا شروع کیا جب پہلا کوڑا پڑا تو میں نے کہا "بسم اللہ" جب دوسرا کوڑا مارا گیا تو کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر تیسرا لگا تو کہا القرآن کلام اللہ غیر مخلوق" جب چوتھا مارا گیا تو کہا قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ۔

ادھر میری مظلومیت کی یہ کیفیت تھی ادھر دشمنوں میں ہر ایک کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا کہ اللہ تیرا برا کرے اپنی نافرمانی کا بدلہ دیکھ اور مزا چکھ۔ اسی طرح متعدد کوڑے مارے گئے جب بیہوش ہوگیا تو تھوڑی دیر تک مارنے کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا کچھ دیر کے بعد میرا احساس پھر لوٹ آیا تو سنا کہ معتصم برابر مجھ سے کہہ رہا تھا کہ اب بھی میری بات مان جاؤ تو رہا کردوں لیکن میں خاموش تھا کچھ جواب نہ دیتا تھا اس پر کوڑے مارنے والے کہتے خلیفہ تجھ سے خود کہہ رہا ہے اور تو بات نہیں مانتا یہ کہکر وہ مزید کوڑے مارتے خلاصہ اینکہ خلیفہ نے متعدد بار اپنی بات ماننے کی طرف دعوت دی لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا پھر آخری بار غالباً اس نے مجھ سے یہی کہا تھا لیکن سمجھ نہ سکا کیونکہ ضرب شدید کی وجہ سے بیہوش ہو رہا تھا معتصم یہ صورت حال دیکھکر ڈر گیا اور ضرب بند کرا دی جب مجھ کو ہوش آیا تو میں معتصم ہی کے ایک کمرہ میں اپنے کو قیود و سلاسل سے بالکل آزاد پایا" پھر خلیفہ نے آپ کو آپ کے مکان پر پہنچانے کا حکم دیا۔ دُرّوں کی تعداد کے متعلق لوگوں کا اختلاف ہے بعضوں نے تیس سے زیادہ کہا ہے اور بعضوں نے پورے اسّی کہا ہے ہر حال ضربیں بڑی شدید و تکلیف دہ تھیں۔

آج اس پرآشوب زمانہ میں جبکہ ہر طرف سے کفر و الحاد زندقہ و بے دینی دہریت و زندیقیت کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں مخالفین دین اور دوست نما دشمنوں کے پیہم حملے مذہب اسلام پر ہو رہے ہیں باطل قوتیں اپنے زعم فاسد میں قصر اسلام کی اینٹ سے اینٹ بجاکر اپنے اختراعی مذاہب کی بنیادیں رکھنی چاہتی ہیں۔ تو اس وقت ضرورت ہے کہ ہمارے علما بہت جلد خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں اور اپنے اسلاف کی مجاہدانہ زندگی کو اپنے سامنے رکھکر اسلام کے ناموس اور شریعت غرا کی عزت بچانے کیلئے ہر طرح کی قربانی کیلئے تیار ہوں اور اپنے دلوں سے خدا کے علاوہ دوسرے کے خوف کو نکال پھینکیں۔ اللہ تعالے سے دعا ہے کہ اے رحیم و کریم خدا تو اپنی رحمت کاملہ سے ہم لوگوں میں پھر وہی جذبہ پیدا کردے کہ جس سے ہمارے اسلاف کے قلوب معمور تھے اور ہمیں اپنے دین کا سچا و مخلص خادم بنا۔ آمین ثم آمین۔